© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

سوال: مجھ سے ایک گناہ سرزد ہوگیا ہے۔ اس کے بعد سے راتوں کی نیند اُڑ گئی ہے۔ کیا کروں، کہاں جاؤں؟ کیا اپنا سب کچھ صدقہ کردوں؟ کیا اللہ اس طرح معاف کردیں گے؟ سخت پریشانی میں ہوں۔ میرے لیے کیا راستہ ہے؟ میری رہنمائی فرمایئے۔

جواب: جب گناہ پر ندامت اور پشیمانی ہو تو یہ ایمان اور زندگی کی علامت ہے۔ جب کوئی کانٹا چبھے یا چوٹ آئے اور آدمی اسے محسوس کرے تو یہ اس بات کی نشانی ہے کہ جسم شل اور بے حس نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تجھے نیک کام کر کے خوشی ہو اور گناہ کر کے تکلیف ہو تو، تو مومن ہے''۔ (ترمذی)

گناہ کی مثال ایک بیماری کی ہے۔ جب بیماری کا آغاز ہو اور آدمی کو تکلیف پہنچے تو وہ اس کا علاج کرتا ہے۔ اگر علاج کر کے بیماری کا ازالہ کرلیا جائے تو آدمی صحت مند ہوجاتا ہے، لیکن اگر غفلت میں مبتلا ہوجائے اور علاج نہ کرے تو بیماری بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کینسر یا ٹی بی کی طرح مہلک بیماری کی شکل اختیار کرلیتی ہے اور پھر لاعلاج ہوکر ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص شراب یا نشہ آور چیز کا استعمال کرے تو ایک دو مرتبہ ایسا کرنے کے بعد اسے چھوڑنا آسان ہوتا ہے لیکن اگر وہ نشے کا عادی ہوجائے تو پھر جان دے دیتا ہے لیکن نشہ نہیں چھوڑ پاتا۔ اگر شروع میں احساسِ گناہ ہوجائے تو یہی وقت ہے کہ اس سے باز آجائیں۔ جو پریشانی لاحق ہوتی ہے اسے دُور کرنے کے لیے استغفار کریں۔

آدمی سے جب گناہ ہوجائے تو اسے مایوسی کا شکار نہیں ہونا چاہیے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہوا ہے۔ یہ دروازہ اس وقت بند ہوتا ہے جب آدمی پر جاں کنی کا عالم طاری ہو۔ اس سے پہلے پہلے توبہ کرے تو توبہ قبول ہوتی ہے۔ کفر' شرک' کبیرہ اور صغیرہ گناہ' سب قابلِ معافی ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب گناہ سرزد ہو جائے تو آدمی کو اولاً اس پر ندامت اور شرمندگی ہونی چاہیے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس پر بخشش اور معافی مانگے۔ تیسرے درجے میں ارادہ کرے کہ آیندہ اس گناہ کے قریب نہیں جائے گا اور گناہ کے کاموں کا دوبارہ ارتکاب نہ کرے گا' بلکہ نیکی کو اپنا معمول بنائے گا۔ حدیث میں ہے کہ گناہ کرنے والا جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے' اگر توبہ کرلے تو وہ دُور ہو جاتا ہے۔ اگر توبہ کرنے کے بجاے گناہ کا دوبارہ ارتکاب کرے تو ایک سیاہ دھبہ مزید لگ جاتا ہے اور اگر اس طرح گناہ کرتا چلا جائے تو تاریکی دل پر چھا جاتی ہے۔ آدمی کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ برائی کو اچھائی اور اچھائی کو برائی سمجھنے لگ جاتا ہے۔ پھر اسے توبہ کی توفیق نہیں ملتی۔

آج کل ہمارے معاشرے میں جو لوگ برائی کے رسیا نظر آتے ہیں' یہ برائی کے علم بردار' مبلغ اور اسے قائم و نافذ کرنے اور رواج دینے والے ہیں۔ انھیں بے حیائی' عریانی' فحاشی' بدکاری' مرد و زن کا اختلاط' شراب و کباب کی محفلوں میں ننگے ناچ کرنا' ریڈیو' ٹی وی' کیبل کے ذریعے رقص و سرود کی مخلوط محفلیں سجانا اور گھروں میں ماؤں' بہنوں' بیٹیوں کے ساتھ مل بیٹھ کر ان کو دیکھنا' یہ سب ان کو نہ صرف گوارا ہے بلکہ یہ انھیں روشن خیالی نظر آتی ہے۔ پاک بازی اور پاک دامنی' نیکی و تقویٰ اور غیر محرموں کے ساتھ میل جول سے احتراز' ان کو اچھا نہیں لگتا۔ پاک باز اور پاک دامن لوگوں کو وہ دقیانوسی' غیر ترقی یافتہ اور رجعت پسند قرار دیتے ہیں۔ یہ سب لوگ نیکی کے مدمقابل کھڑے ہوتے ہیں' نیک لوگوں کے ساتھ محاذ آرائی کرتے ہیں اور کفار کے آلۂ کار اور ان کی تہذیب کے رسیا ہیں۔ یہ یک دم نہیں بلکہ تدریجاً اس مقام تک پہنچے ہیں۔ یہود بھی معصیتوں کے مختلف مراحل سے گزر کر انبیا علیہم السلام کے قتل اور کفر تک پہنچے تھے اور اللہ تعالیٰ کے غضب در غضب کے مستحق ٹھیرے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ (البقرہ ۲:۶۱) "یہ اس سبب سے ہوا کہ انھوں نے اللہ کی نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھے جاتے تھے"۔

لہٰذا یہ ناگزیر ہے کہ اس طبقے میں شامل ہونے سے اپنے آپ کو بچایا جائے۔ برائی کی

© rasailojaraid.com